یہ کتاب نہیں ایک زبردست فتنہ ہے

تقویۃ الایمان

تالیف

مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی

ناشر

فخر العبید اعظمی

مکتبہ نعیمیہ صدر بازار مئوناتھ بھنجن یوپی

12/-

پروانگی سفارش کرسکتے ہیں کہ خواہ نخواہ اس سے دلوا دیں بلکہ اس کے دربار میں انکا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے یہ سب رعب میں آکر بے حواس ہوجاتے ہیں اور ادب دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کرسکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اس بات کی آپسمیں تحقیق کرلیتے ہیں سوائے آمنّا وَصَدّقنا کے کچھ نہیں کہہ سکتے، پھر بات الٹنے کا تو کیا ذکر، اور کسی کی وکالت اور حمایت کرنے کی کیا طاقت۔

حقیقت شفاعت

اس جگہ ایک بات بڑے کام کی ہے اسکو کان رکھکر سن لینا چاہیئے کہ اکثر لوگ انبیاء و اولیاء کی شفاعت پر بہت بھول رہے ہیں اور اسکے معنیٰ غلط سمجھ کر اللہ کو بھول گئے ہیں سو شفاعت کی حقیقت سمجھ لینا چاہیئے، سو سنا چاہیئے کہ شفاعت کہتے ہیں سفارش کو اور دنیا میں سفارش کئی طرح کی ہوتی ہے جیسے ظاہر کے بادشاہ کے ہاں کسی شخص کے چوری ثابت ہو جاوے اور کوئی امیر و وزیر اسکو اپنی سفارش سے بچالیوے تو ایک تو یہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی تو اس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اسکے آئین کے موافق اسکو سزا پہنچتی ہے مگر اس امیر سے دب کر اس کی سفارش مان لیتا ہے اور اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اسکی سلطنت کا بڑا رکن ہے اور اسکی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے سو بادشاہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک جگہ اپنے غصّے کو تھام لینا اور ایک چور سے درگذر کرجانا بہتر ہے اس سے کہ اتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دے، کہ بڑے بڑے کام خراب ہوجاویں اور سلطنت کی رونق گھٹ جاوے اسکو شفاعت وجاہت کہتے ہیں یعنی اس امیر کی وجاہت کے سبب سے اس کی سفارش قبول کی، سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی اور جو کوئی کسی نبی ولی کو یا امام اور شہیدوں کو یا کسی

کروڑوں نبی پیدا کر دے مولوی استغفراللہ

فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل کہ اس نے خدا کے معنی کچھ بھی نہ سمجھے اور اس مالک الملک کی قدر کچھ بھی نہ پہچانی اس شاہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم میں سارا عالم عرش سے فرش تک الٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اس جگہ قائم کرے کہ اسکے تو محض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے کسی کام کے واسطے کچھ اسباب اور سامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہیں، اور جو سب لوگ پہلے اور پچھلے اور آدمی اور جن بھی سب مل کر جبرئیل اور پیغمبر ہی سے ہو جاویں تو اس مالک الملک کی سلطنت میں انکے سبب سے کچھ رونق بڑھ نہ جاوے گی اور سب شیطان اور دجال ہی سے ہو جاویں تو اس کی رونق کچھ گھٹنے کی نہیں وہ ہر صورت سے بڑوں کا بڑا ہے اور بادشاہوں کا بادشاہ اس کا نہ کوئی کچھ بگاڑ سکے نہ کچھ سنوار سکے۔

دوسری صورت۔ یہ ہے کہ کوئی بادشاہ زادوں میں سے یا بیگماتوں میں سے یا کوئی بادشاہ معشوق اس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جاوے اور چوری کی سزا نہ دینے دیوے اور بادشاہ اسکی محبت سے لاچار ہو کر اس چور کی تقصیر معاف کر دے اسکو شفاعت محبت کہتے ہیں یعنی بادشاہ نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی اور یہ بات سمجھی کہ ایک بار غصہ پی جانا اور ایک چور کو معاف کر دینا بہتر ہے اس رنج سے کہ اس محبوب کے روٹھ جانے سے مجھکو ہوگا اس قسم کی شفاعت بھی اس دربار میں کسی طرح ممکن نہیں، کوئی کسی کو اس جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے وہ بھی ویسا ہی مشرک ہے اور جاہل کہ جیسا مذکور اول ہو چکا۔ وہ مالک الملک اپنے بندوں کو بہتیرا ہی نوازے اور کسی کو حبیب کا اور کسی کو خلیل کا

اور کسی کو کلیم کا اور کسی کو روح اللہ وجیہ کا خطاب سمجھے اور کسی کو رسول کریم اور مکین اور روح القدس، روح الامین فرمادے مگر پھر بھی مالک مالک ہے اور غلام غلام، کوئی بندگی کے رتبہ سے قدم باہر نہیں رکھ سکتا اور غلامی کی حد سے زیادہ نہیں بڑھ سکتا جیسا اسکی رحمت سے ہر دم خوشی سے جھکتا ہے ویسا ہی اسکی ہیبت سے رات دن زہرہ پھٹتا ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ چور پر چوری تو ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا سو اس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے اور بادشاہ کے آئین کو سر و آنکھوں پر رکھکر اپنے تئیں تقصیر وار سمجھتا ہے اور لائق سزا کے جانتا ہے اور بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر وزیر کی پناہ نہیں ڈھونڈتا اور اسکے مقابلہ کسی کی حمایت نہیں جتاتا اور رات دن اسی کا منہ دیکھ رہا ہے کہ دیکھئے میرے حق میں کیا حکم فرمادے سو اسکا یہ حال دیکھکر بادشاہ کے دل میں اس پر ترس آتا ہے مگر آئین پادشاہت کا خیال کر کے بے سبب گذر نہیں سکتا کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں اس آئین کی قدر گھٹ نہ جاوے سو کوئی امیر و وزیر اسکی مرضی پاکر اس تقصیر وار کی شفارس کرتا ہے اور پادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اسکی سفارش کا نام کر کے اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے سو اس امیر نے اس چور کی سفارش نہیں کی کہ اسکا قرابتی ہے یا آشنا یا اسکی حمایت اس نے اٹھائی بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھ کر کیوں کہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ چوروں کا تھانگی جو چور کا حمایتی بن کر اسکی سفارش کرتا تو آپ بھی چور ہو جاتا اسکو **شفاعت بالاذن** کہتے ہیں، یعنی یہ سفارش خود مالک کی پروانگی سے ہوتی ہے سو اللہ کی جناب میں ایسی قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس نبی و ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث میں مذکور ہے سو اسکے معنی یہی ہیں۔